آفاق سن سیریز

قومی نصاب ۲۰۲۲ء کے مطابق

رہنمائے اُردُو

ہفتم



سبق 1

حمد

مشق

میرے کرنے کے کام

ا۔ درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیں:

(الف)۔ حمد میں اللہ تعالی کی بیان کی گئی پانچ صفات لکھیں۔

جواب۔ حمد میں اللہ تعالی کی بہت سی صفات بیان ہوئی ہیں ان میں سے پانچ درج ذیل ہیں۔ خالق، رازق، مالک، پالنے والا اور پرورش کرنے والا اور ہدایت دینے والا۔

(ب)۔ ''میوے لگائے کیا کیا'' سے شاعر کی کیا مراد ہے؟

جواب۔ ''میوے لگائے کیا کیا'' سے مراد ہے کہ اے اللہ آپ نے طرح طرح کے پھل درختوں، بیلوں اور پودوں میں لگائے ہیں۔ دیکھنے میں اور چھونے سے بھی بھلے لگتے ہیں۔۔ واللہ عجیب تیری قدرت ہے۔

(ج)۔ سورج سے ہمیں کیا فائدے حاصل ہوتے ہیں؟

جواب۔ سورج کے بہت سے فائدے ہمیں حاصل ہوتے ہیں۔ حمد میں شاعر کہتے ہیں کہ اس کی روشنی اور اس کی تپش دونوں ہی بہت ضروری ہیں۔ سورج کے بغیر زندگی کی رونق نہیں۔

(د)۔ شاعر کے مطابق اللہ کی تسبیح کون بیان کر رہا ہے؟

جواب۔ شاعر کے مطابق اللہ کی تسبیح اللہ تعالی کی مخلوقات زبان حال سے اللہ کی تسبیح کر رہی ہیں۔

(ہ)۔ شاعر نے کارخانہ کس کو کہا ہے؟

جواب۔ شاعر نے قدرت کا کارخانہ اس کائنات کو کہا ہے، جس کا مالک اللہ تعالیٰ ہیں۔

۲۔ درست الفاظ کی مدد سے خالی جگہ پُر کیجیے۔

(الف)۔ پیروں تلے بچھایا کیا خوب۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ (فرشِ خاکی)

(ب)۔ پہنا کے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ خلعت ان کو جواں بنایا۔ (سبز)

(ج)۔ میوے لگائے کیا کیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ رسیلے۔ (خوش ذائقہ)

(د)۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ نے تیری ان کو تسبیح خواں بنایا۔ (قدرت)

(ہ)۔ ہر چیز سے ہے تیری۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ٹپکتی۔ (کاریگری)

۳۔ متن کے مطابق درست جواب کا انتخاب کیجیے۔

(الف)۔ تعریف اس خدا کی جس نے بنایا:

(د) جہاں

(ب)۔ پیروں تلے بچھایا:

(ج) فرشِ خاکی

(ج)۔ بیل بوٹے اسی سے اُگائے:

(ج) مٹی

(د)۔ چکھنے کے لیے شیریں دہاں بنایا:

(الف)۔ میوے

(ہ)۔ان کو تسبیح خواں کہا گیا:

(د)پرندوں

(و)۔اس سے ہم نے گرمی اور روشنی پائی:

(ب)سورج

(ز)۔ ہر چیز سے ٹپکتی ہے:

(ج)کاریگری

(ح)۔اسے کارخانہ کہا گیا:

(ب)کائنات

(ط)اللہ کی رحمت سے ہمیں میسر ہیں:

(الف)نعمتیں

(ی)۔اللہ تعالی کی تعریف میں لکھی جانے والی نظم کو کہتے ہیں:

(د)حمد

قواعد سیکھیں

۶۔درج ذیل واحد کی جمع بنائیے:

واحد	جمع
لفظ	الفاظ
تسبیح	تسبیحیں
نعمت	نعمتیں
گرمی	گرمیاں
عالِم	علما

۷۔درج ذیل الفاظ کے متشابہ بلحاظ املا لکھیں:

الفاظ	متشابہ بلحاظ املا
گھرِ	گھرِ
علمِ	عَلَمِ
مَیل	میِل
سَستی	سُستی
کبدِ	کبدِ

کچھ نیا لکھیں

۸۔ درج ذیل الفاظ کو مثبت اور سادہ الفاظ جملوں میں استعمال کیجیے:

الفاظ	جملے
نعمت	اللہ کی نعمتوں کو شمار کرو تو شمار نہیں ہو سکتیں۔
کارخانہ	کارخانۂ جہاں قدرت کا شاہکار ہے۔
چہکنا	چڑیوں کا چہکنا باغ کے حُسن میں اضافہ کر دیتا ہے۔
فرش خاکی	فرشِ خاکی زمین کو کہتے ہیں۔
خوش ذائقہ	خوش ذائقہ کھانے، اللہ کی نعمت ہوتے ہیں۔
شیریں	پُر تکلف دعوت کے بعد شیرینی پیش کی جاتی ہے۔

۹۔ حمد کا مرکزی خیال لکھیے۔

جواب۔ حمد کے شاعر اسمٰعیل میرٹھی ہیں۔ شاعر اس حمد میں اللہ تعالی کی صفات کو قدرت کی نعمتوں سے جوڑ کر بیان کرتا ہے۔ اللہ تعالی کی طرف سے دی گئی نعمتیں اتنی زیادہ ہیں کہ ان کا شمار کرنا ممکن نہیں ہے۔

۱۰۔درج ذیل اشعار کی تشریح لکھیے اور نظم کا عنوان اور شاعر کا حوالہ بھی دیجیے۔

رحمت سے تیری کیا کیا نعمتیں ہیں میسر

ان نعمتوں کا مجھ کو جو قدرداں بنایا

ہر چیز سے ہے تیری کاریگری ٹپکتی

یہ کارخانہ کب تو نے رائیگاں بنایا

نظم کا عنوان: تعریف اُس خدا کی جس نے جہاں بنایا

شاعر : مولوی اسمٰعیل میرٹھی

تشریح : شاعر کہتا ہے کہ زمیں پر جتنی بھی نعمتیں ہمیں میسر ہیں یہ اس کی رحمت کی وجہ سے ہیں۔اس میں بھی اس کے لیے میری شکر گزاری بھی ایک نعمت ہے۔قدرت کے کارخانے پر نظر دوڑائیں تو اس کی تخلیق کے شاہکار نظر آتے ہیں۔ہر چیز کی ایک ضرورت ہے جس کے لیے اُس چیز کو بنایا گیا ہے۔یعنی بے مقصد یہاں پر کوئی چیز نہیں ہے۔

سبق ۲

نعت

مشق

میرے کرنے کے کام

ا۔ درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجیے :

(الف)۔ جہاں میں کس کے دم سے اجالے ہیں؟

جواب۔ جہاں میں ہمارے پیارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دَم سے اُجالے ہیں۔

(ب)۔ مسلمانوں کی بھلائی کس چیز میں ہے؟

جواب۔ مسلمانوں کی بھلائی اسی میں ہے کہ سب مسلمان حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کریں۔

(ج)۔ شاعر کے مطابق جہاں میں کوئی آپ صلی اللہ علیہ و علیٰ اٰلہ واصحابہ وسلم جیسا کیوں نہیں ہے؟

جواب شاعر کے مطابق جہاں میں آپ صلی اللہ علیہ واٰلہ واصحابہ وسلمجیسا اس وجہ سے کوئی نہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہ واصحابہ وسلم نے سارے دشمنوں کو نہ صرف معاف کر دیا بلکہ آپ نے اُن پر دسترس حاصل کرنے کے باوجود اُن سے بدلہ بھی نہیں لیا۔

(د)۔ نعت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہ واصحابہ وسلم کی بیان کی گئی کوئی سی پانچ صفات بیان کیجیے۔

جواب۔ نبی اکرم خاتم النبین صلی اللہ علیہ واٰلہ واصحابہ وسلم کی نعت میں بیان پز نچ صفات درج ذیل ہیں:

ا۔ اللہ تعالی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بڑی شان والا بنایا ہے۔

ب۔آپ خاتم النبین صلی اللہ علیہ واٰلہ واصحابہ وسلم سب کے لیے ہدایت دینے والی تھے۔

ج۔اپنی اُمت کی بخشش کروانے والے۔

د۔آپ صلی اللہ علیہ واٰلہ واصحابہ وسلم ہر ایک پر شفیق اور مہربان تھے۔

ہ۔آپ صلی اللہ علیہ واٰلہ واصحابہ وسلم اللہ کے آخری نبی ہیں۔

(ہ)۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وعلی اٰلہ واصحابہ وسلم آخری اور رحمۃ للعالمین سے شاعر کی کیا مراد ہے؟

جواب۔ نبی اکرم خاتم النبین صلی اللہ علیہ وعلی الہ واصحابہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری نبی سے مراد کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰالہ واصحابہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ نبوّت آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہو گئی ہے اور رحمۃ للعالمین سے مراد یہ ہے کہ آپ ہر شخص کے لیے باعثِ رحمت ہیں۔ یعنی آپ سب پر رحمت کا باعث ہیں۔

۲۔ متن کے مطابق مصرعے مکمل کیجیے:

(الف)۔ فقط آپ ﷺ سے ہیں جہاں میں ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ (اُجالے)

(ب)۔ محمد ﷺ نے ہم کو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ سکھائی۔ (اُخوّت)

(ج)۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ غریبوں کے غم خوار ہیں آپ ﷺ۔ (یتیموں)

(د)۔ چلن۔۔۔۔۔۔۔۔ کا سبھی کو بتایا۔ (زندگی)

(ہ)۔ سبھی۔۔۔۔۔۔۔۔ کی خطاؤں بخشا۔ (دشمنوں)

۳۔ متن کے مطابق درست جاوب کا انتخاب کیجیے:

(الف)۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو سکھائی۔

ب۔اخوّت

(ب)۔اللہ کے آخری نبی ہیں:

د۔ حضرت محمد خاتم النبین صلی اللہ علیہ و علیٰ اٰلہ وسلم

(ج)۔اس کا عمل ہم کو سکھایا:

ج۔ نیکیوں

(د)۔ حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبین صلی اللہ علیہ و علی الہ واصحابہ وسلم اُن کے غم خوار ہیں:

الف۔ غریبوں

(ہ)۔اس نعت کے شاعر ہیں:

ب۔اجملؔ نذیر

(و)۔ حضرت محمد خاتم النبین صلی اللہ علیہ والہ واصحابہ وسلم کے سہارے سے ہے سب کی:

ج۔ بخشش

(ز)۔ حضرت محمد خاتم النبین صلی اللہ علیہ وسلم کی ہم سب پر لازم ہے:

الف۔اطاعت

(ح)۔ حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبین صلی اللہ علیہ والہ واصحابہ وسلم زمانے ہیں معیار اس کا:

د۔اُلفت

(ط)۔یہ عمل آپ خاتم النبین صلی اللہ علیہ والہ واصحابہ وسلم نے سکھایا:

الف۔نیکی

(ی)۔حضرت محمد خاتم النبین صلی اللہ علیہ والہ واصحابہ وسلم نے ان کی خطاؤں کو نخشا:

ج۔دشمنوں

قواعد سیکھیں

٦۔درج ذیل الفاظ کے متشابہ الفاظ نعت سے تلاش کر کے لکھیے:

سکھائی :

بھلائی :

حُسین :

۷۔ درج ذیل الفاظ کے متلازم الفاظ لکھیے:

گھر	:	در و دیوار۔ مسکن۔ رہائش۔ چوکھٹ۔ حویلی۔ آشیانہ
باغ	:	گلشن۔ چمن۔ بستان۔ سبزہ زار۔ پارک
تفریحی مقام	:	سیاحتی مقام۔ جھیل کنارے۔ چمن۔ باغ۔ تفریح گاہ
اسکول	:	مدرسہ۔ تعلیمی بیٹھک۔ درس گاہ۔ جامعہ۔ تعلیمی ادارہ۔ مکتب

کچھ نیا لکھیں:

۸۔ درج ذیل اشعار کی نثر بنائیے:

سبھی دشمنوں کی خطاؤں کو بخشا

جہاں میں کوئی ہے کہاں آپ ﷺ جیسا

نبی ﷺ آخری ہیں دو عالم کی رحمت

ہے سارے زمانے پہ ان کی عنایت

نثر:

نبی مہربان خاتم النبین ﷺ دشمنوں کے ساتھ بھی بہت خوب صورت تعلق رکھتے تھے۔ آپ ﷺ نے کبھی بھی دشمن پر غلبہ پانے کے بعد ایذا نہیں پہنچائی بلکہ آپ معاف کر دیا کرتے تھے۔ دنیا کی تاریخ میں ایسا کسی نے رویہ نہیں رکھا۔ یہ آپ خاتم النبین ﷺ ہی دنیا کی واحد مچال ہیں۔ اللہ تعالی نے آپ خاتم النبین صلی اللہ علیہ وسلم کی تخلیق

سب سے پہلے کی لیکن اپنے محبوب خاتم النبین ﷺ کو اپنا آخری نبی بنا کر بھیجا، آپ سراپا رحمت تھے۔ آپ نے ایک حدیث میں فرمایا کہ اے انصار کے مجاھدو! میں تمہارے ساتھ ہوں دنیا اور آخرت میں بھی۔ اللہ تعالی کا یہ سراسر احسان ہے کہ اس نے ہم میں، ہمارے لیے نبی مہربان ﷺ کو بھیجا تا کہ اللہ تعالی کی مہربانیاں اور عنایات ملتی رہیں۔

۹۔ نعت کا مرکزی خیال بیان کیجیے:

جواب۔ مرکزی خیال:

اس نعت کے شاعر اجمل نذیر ہیں۔ اس نعت میں شاعر، نبی اکرم خاتم النبین ﷺ کی تعریف کرتے ہوئے ان کو ہر طرح کی نعمتوں، برکتوں اور رحمتوں کا محور قرار دیتے ہیں۔ اللہ تعالی کے آخری نبی ہیں اور آپ کا ایک امتیازی وصف یہ بتاتے ہیں کہ آپ معاف کر دینے والے اور دشمنوں سے در گزر کرنے والے تھے۔ امت کے لیے نہایت شفیق تھے۔

۱۰۔ نعت میں حضور نبی کریم ﷺ کے کردار کی بیان کی گئی خوبیوں کی فہرست بنائیے۔

جواب۔ حضور نبی کریم ﷺ کے کردار کی جو خوبیاں نعت میں بیان کی گئی ہیں درج ذیل ہیں:

۱۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قوم کو اندھیروں سے اُجالے میں لے کر آئے۔

۲۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنی بگڑی قوم کو سیدھے راستے پر لگایا۔

۳۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالی کے آخری نبی تھے۔

۴۔ اللہ تعالی نے ساری دنیا کے لیے حضور نبی کریم ﷺ کی شفاعت قیامت کے دن رکھی ہے۔

۵۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بگڑی قوم کو راہ ہدایت پر لے آئے۔ اخلاقی طور پر تباہ حال قوم کو دنیا کے چمکتے ستارے بنا دیا۔

۶۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قیامت تک کے لیے بہت اعلیٰ اخلاق پر ہیں۔

۷۔ یتیموں، غریبوں اور بے کسوں کی بے پناہ حمایت کی اور ہر وقت ان کی مدد کے لیے تیار رہتے تھے۔

۸۔ نیکیوں کا ایک ایسا تصور قائم کیا کہ سب لوگ ان کی اقتدا کرنے کی کوشش کرنے لگے۔

۹۔ جنگوں میں قیدی بن کر بھی آئے لوگ ان کے ساتھ ایسا معاملہ کیا کہ وہ اپنے وطن جانے کی بجائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت کو ترجیح دینے لگے۔

۱۰۔ ہمیشہ طاقت ور ظالم ہوا کرتا ہے، غلبہ حاصل کر چکنے کے بعد بدلہ لیا کرتا ہے دشمنوں سے، مگر آپ نے معاف کرنے کی روش اپنا کر دشمنوں کے دل جیت لیے۔

سبق ۳

سیرت النبی صلی اللہ علیہ و علیٰ اٰلہ واصحابہ وسلم

مشق

میرے کرنے کے کام

ا۔ درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجیے:

(الف)۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی زندگی کا سب سے نمایاں پہلو کیا ہے؟

جواب۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ و علیٰ اٰلہ واصحابہ وسلم کی زندگی کا ہر ہر لمحہ تاریخ میں محفوظ ہیں۔ آپ ﷺ کی باتیں، عادتیں، اخلاق۔ معاملات اور سلوک۔ انسانی فطرت ہے کہ اپنے لیے زندگی میں ایک خاکہ ایک کردار کا رکھتا ہے۔ جس کی پیروی میں وہ اپنی زندگی گزارے۔ ایسی شخصیت بجا طور پر کہی جاسکتی ہے کہ وہ نبی محترم خاتم النبین صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے۔

(ب)۔ قرآنِ پاک میں ہدایت کے لیے کون سی دعا سکھائی گئی ہے؟

جواب۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ''ہمیں سیدھا راستہ دکھا''

(ج)۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنھا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سادگی کی کیا مثال پیش کی؟

جواب۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنھا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سادگی کے بارے میں فرمایا: نبی اکرم ﷺ اپنے جوتے خود گانٹھتے تھے۔ اپنے کپڑے کو دا اپنے ہاتھوں سے سیتے تھے۔ اور گھر میں جھاڑو اور صفائی کا کام خود کرتے تھے۔ اپنی بکری کا دودھ خود دوہتے تھے۔

(د)۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حسنِ سلوک کا کوئی ایک واقعہ بیان کیجیے۔

جواب۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حسنِ سلوک کی ایک شاندار مثال قائم کی۔ آپ ﷺ نے مکہ میں رہتے ہوئے بہت تکالیف اُٹھائیں۔ آپ کے اصحاب رضی اللہ عنھم اجمعین پر ظلم کی انتہا کر دی گئی۔ بالآخر مکہ سے نکال دیے گئے۔۔ سن ۸ ہجری میں فتحِ مکہ کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہلِ مکہ کو جمع کیا تو ان سے پوچھا۔ بتاؤ! میں تم لوگوں سے کیا معاملہ کرنے لگا ہوں۔ اہلِ مکہ نے رحم کی اپیل کی تو نبیٔ مہربان ﷺ نے فرمایا: جاؤ تم سب آزاد ہو، میں تم سب کو معاف کرتا ہوں اور کوئی بدلہ نہیں ہے۔ تم اپنے گھروں میں رہو۔ تم سب کو امان ہے۔

(ہ)۔ دنیا اور آخرت کی کامیابی کا ذریعہ کیا ہے؟

جواب۔ دنیا اور آخرت میں کامیابی کا ایک ہی ذریعہ ہے کہ ہم نبی اکرم خاتم النبین صلی اللہ علیہ وعلیٰ اٰلہ واصحابہ سلم کی مکمل اطاعت اور اسوۂ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کریں۔

۲۔ درست الفاظ کی مدد سے خالی جگہ پُر کیجیے:

(الف)۔ میں اعلیٰ اخلاق کی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کے لیے بھیجا گیا ہوں۔ (تکمیل)

(ب)۔ رسول اللہ ﷺ کا حسنِ سلوک رہتی دنیا تک کے لیے ایک۔۔۔۔۔۔۔ ہے۔ (مثال)

(ج)۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوست و دشمن ہر ایک سے۔۔۔۔۔ کا مظاہرہ کیا۔ (حسنِ سلوک)

(د)۔ نبی کریم ﷺ نے اونٹ کی کمر اور سر کے پچھلے حصے پر ہاتھ پھیرا جس سے وہ۔۔۔۔۔۔ ہو گیا۔ (پُر سکون)

(ہ)۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری زندگی ہمارے لیے ہے ایک بے مثال۔۔۔۔۔۔۔ ہے۔ (نمونہ)

۳۔ متن کے مطابق درست جواب کا انتخاب کیجیے:

(الف)۔ دنیا میں ظاہر ہونے والے واقعات اس کا حصہ بنتے ہیں:

ج۔ تاریخ

(ب)۔ انسانی فطرت ہے کہ انسان کسی بھی شعبے میں قدم رکھنے سے پہلے اپنانا چاہتا ہے اپنے سے بہتر شخص کے:

ج۔ کردار کو

(ج)۔ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ و علی الہ واصحابہ وسلم کے اخلاق کو کہا ہے:

الف۔ خلقِ عظیم

(د)۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے کہ میں بھیجا گیا ہوں اعلیٰ اخلاق کی:

د۔ تکمیل کے لیے

(ہ)۔ ہر انسان کی نسل، رنگ اور عقیدے سے بالاتر ہو کر کرو:

ب۔ عزت و تکریم

(و)۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ والہ واصحابہ وسلم بیماروں کی کرتے:

ج۔ عیادت

(ز)۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم خود گانٹھتے:

ب۔ جوتے

(ح)۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ و علی الہ واصحابہ وسلم کا حسنِ سلوک رہتی دنیا تک ہے:

د۔ مثال

(ط)۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ و علی الہ واصحابہ وسلم نے کفار مکہ کے لیے اس کا اعلان کیا:

ج۔ معافی

(ی)۔ یہ اونٹ مجھ سے شکایت کر رہا ہے کہ تم اسے رکھتے ہو:

ب۔ بھوکا

قواعد سیکھیں

۵۔ درج ذیل خط کشید الفاظ کے متضاد لکھیے:

الفاظ	متضاد
موسمِ بہار	موسمِ خزاں
پھول	کانٹے
زیادہ	کم
تیزی	آہستہ
اُٹھاتی	گراتی
میٹھی	کرخت
خوش گوار	ناخوش گوار

نئے نئے	پُرانے پُرانے
خُوش بُو	بَدبُو
آہستہ آہستہ	تیز تیز
خوش خوش	اداس اداس
سکون	ہنگامہ

٦۔ کوئی سے پانچ اسمِ علم تحریر کیجیے:

جواب۔اسم عَلَم:

ملکہ ۔ جھنڈا ۔ اسکول ۔ گھر ۔ پھول

کچھ نیا لکھیں

۷۔اس سبق کو غور سے پڑھیے اور اس سے کم از کم پانچ اسم مرکب جملے چُن کر لکھیے:

جواب۔ سبق میں مرکب جُملے:

۱۔کُفارِ مکہ نے آپ صلی اللہ علیہ والہ واصحابہ وسلم کو طرح طرح کے دکھ پہنچائے، لیکن فتح مکہ کے موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وعلی الہ واصحابہ وسلم نے کُفار مکہ کے لیے عام معافی کا اعلان کیا۔

۲۔رسول اکرم صلی اللہ علیہ وعلی الہ واصحابہ وسلم کے عمدہ برتاؤ کی وجہ سے فتحِ مکہ کے موقع پر کُفارِ مکہ نے اسلام قبول کر لیا۔

۳۔آپ صلی اللہ علیہ و علی الہ واصحابہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنھم اجمعین کو سکھایا کہ رنگ، نسل اور عقیدے سے بالاتر ہر انسان کی عزت و تکریم کریں۔

۴۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ و علی الہ واصحابہ وسلم کی زندگی کا مطالعہ کیا جائے تو آپ صلی اللہ علیہ و علی الہ واصحابہ وسلم کا اخلاق سب سے بڑھ کر ہے۔

۵۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ و علی اٰلہ واصحابہ وسلم کی سیرت، قیامت تک آنے والے انسانوں کے لیے رہنمائی کرتی ہے۔

۸۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ و علی اٰلہ واصحابہ وسلم کے بلند اخلاق پر ایک اقتباس لکھیے۔

جواب۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ و علی اٰلہ واصحابہ وسلم کی زندگی سب کے لیے ایک بہترین نمونہ ہے۔جب آپ کسی شخصیت کو اپنا آئیڈیل بناتے ہیں تو اس کے لیے اپنے جذبات کو اس کی سمت فوکس کر دیتے ہیں۔جب ایسا کوئی کر گزرتا ہے تو ایسے موقع پر کہتے ہیں،اس کا ایمان مکمل ہو گیا ہے۔تاریخ انسانی میں اوج پر جس کو ساری دنیا دیکھتی ہے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ و علی اٰلہ واصحابہ وسلم کی ذات اقدس ہے۔وہ اللہ کے محبوب ہیں کیوں؟اس لیے کہ وہ اخلاق کی بلندی پر ہیں۔

۹۔ سبق میں سے کوئی واقعہ تلاش کر کے کاپی میں تحریر کیجیے۔

جواب۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دفعہ ایک باغ میں تشریف لے گئے۔اچانک ایک اونٹ اُدھر آنکلا۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ واصحابہ وسلم کو دیکھ کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں لوٹ پوٹ ہونے لگا۔ نبی اکرم ﷺ نے اس کی کمر اور سر کے پیچھے ہاتھ مبارک پھیرا، تھوڑی دیر بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ واصحابہ وسلم نے پوچھا کہ اس کا مالک کہاں ہے؟اس کا مالک آیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ واصحابہ وسلم نے اس سے کہا کہ۔یہ شکایت کر رہا ہے

کہ تم اس سے کام خو بلیتے ہو اور اسے بھوکا رکھتے ہو۔۔اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ و علی الہ واصحابہ وسلم نے اس موقع پر فرمایا: ''تم لوگ جانداروں کے معاملے میں اللہ سے ڈرو''۔

سبق ۴

آزادیٔ کشمیر

مشق

میرے کرنے کے کام

ا۔درج ذیل سوالات کے جوابات دیجیے:

(الف)۔انسان کی فضیلت کس وجہ سے ہے؟

جواب۔انسان کی فضیلت اس کے احساسات، جذبات اور دل ودماغ کی وجہ سے ہے۔انہی کی بدولت اس کے اندر شعور آتا ہے۔اپنے اچھے بُرے۔نیک بد اور مختلف زاویوں سے سوچنے، سمجھنے کی صلاحیت پیدا ہو جاتی ہے۔

(ب)۔انگریزوں کے ہندوستان پر قبضے کو تفصیل سے بیان کریں۔

جواب۔انگریزوں کے ہندوستان آنے کی وجوہات میں بنیادی وجہ یہ تھی کہ انگریز ہندوستان کے وسائل سے فائدہ اُٹھانا چاہتے تھے۔ہندوستانی حکمرانوں کی نااہلی سے بھی انگریزوں نے بہت فائدہ اُٹھایا۔ایسٹ انڈیا کمپنی بنا کر تجارتی لُبادہ اوڑھے آئے اور پورے ہندوستان پر قابض ہو گئے۔ہندوستان میں رہنے والے لوگوں کی باہمی چپقلش یا اختلافات نے بھی انگریزوں کو قبضے کرنے میں مدد دی۔ہندوستان میں دو اکثریتی قومیں آباد تھیں۔ایک ہندو اور دوسرے مسلمان ۔ہندو سازشی ذہن کے مالک تھے۔انہوں نے سوچا کہ انگریز کے بعد ہم ہندوستان کو اپنے قبضے میں لے لیں۔اس کے لیے انہوں نے انگریزوں کے کہنے کے مطابق رہنے لگے اور مسلمان آزادی کی تحریک چلانے لگے۔دوسری بات یہ کہ ہندو ہندوستان پر اپنا حق تسلیم کرانا چاہتے تھے۔اس لیے مسلمانوں کے خلاف انگریزوں کی مدد کرنے لگ گئے۔اس کے لیے کئی مسلمانوں کو بھی ورغلا گئے۔اور اپنے ساتھ ملانے میں کامیاب ہو گئے۔

(ج)ہندوستان کی تقسیم میں کیا فارمولا طے کیا گیا اور ریاستوں کو کیا اختیار دیا گیا؟

جواب۔ برصغیر میں اس بات پر اتفاق کیا گیا تھا کہ مسلم اکثریتی علاقے مسلمانوں کے حوالے کر دیے جائیں گے۔ اور ریاستوں کو اختیار دیا گیا تھا کہ وہ جس کے ساتھ چاہیں الحاق کر لیں مگر ہندوؤں نے انگریزوں کے جاتے ہی مسلم ریاستوں پر اپنی فوجیں بھیج کر قبضے کر لیے۔ کشمیر میں راجہ ڈوگر نے بھی کشمیر کا سودا کر لیا۔ چنانچہ ۱۹۴۸ء میں پاکستان کے کشمیری قبائلیوں اور ہندوستان کی فوج کے درمیان جنگ شروع ہو گئی۔۔ ۱۹۴۸ء میں ہندوستان اقوام متحدہ میں جا کر پاکستان کو روک دیا کہ کشمیر پر پیش رفت روک دی جائے۔

(د)۔ ہندوستان کی تقسیم میں انگریزوں اور ہندوستان کے کردار کو اپنے الفاظ میں بیان کریں۔

جواب۔ ہندوستان میں انگریزوں کے جانے کے بعد مسلمانوں کے اکثریتی علاقوں کو بھی ہندوستان کو دے دیے گئے۔ اور مسلم ریاستوں پر قبضے میں انگریزوں نے ہندوستانی فوج کی بھی مدد کی۔ ہندو آن کے خیال کے مطابق ہم اکثریت میں ہیں اس لیے ہندوستان پر ان کا حق ہے۔ وہ مسلمانوں کو کوئی رعایت دینے کے لیے تیار نہیں تھے۔

انگریزوں نے بھی مکمل طور پر جانب داری برتتے ہوئے ہندوؤں کی حمایت کی۔

(ہ)۔ ہندوستان نے کشمیر پر قبضے کے بعد کشمیریوں سے کیا سلوک کیا؟

جواب۔ ہندوستان نے کشمیر پر قبضے کے بعد کشمیر پر فوج کشی کی اور اپنی ۷ لاکھ فوج کشمیر میں تعینات کر دی۔ لاکھوں فوجی کشمیر میں مظالم ڈھا رہے ہیں۔ یہ فوجی کریک ڈاؤن، گرفتاریاں اور ماورائے عدالت قتل کر رہے ہیں۔ بھارتی ظلم و ستم کے باوجود آج بھی کشمیری اپنی سرزمین کی آزادی کے لیے برسرپیکار ہیں۔ مقبوضہ کشمیر میں حقِ خود ارادیت کی تحریک کسی صورت ختم نہیں ہو سکتی کیونکہ آزادی کا درس کشمیر کی نسلوں نے پڑھ رکھا ہے۔

(و)۔اقوامِ متحدہ نے کشمیر کے بارے میں کیا قرارداد منظور کی اور اس پر عمل کیوں نہیں ہو سکا؟

جواب۔۵،فروری ۱۹۴۸ء میں ہندوستان نے اقوامِ متحدہ میں کشمیر سے متعلق حق خودارادیت کی قرارداد جمع کرائی کہ ہندوستان اور پاکستان کے درمیان جنگ بندی کرادی جائے۔جو علاقے پاکستان کے پاس ہیں اس پر پاکستان اور جن علاقوں پر ہندوستان کا قبضہ ہے اسے تسلیم کر لیا جائے۔قرارداد میں ہندوستان نے وعدہ کیا کہ کشمیر کا جلد فیصلہ کرنے کے لیے رائے دہی کا طریقہ اختیار کیا جائے گا۔لیکن ہندوستان ۱۹۴۸ء سے آج تک ٹال مٹول سے کام لے رہا ہے اور راہ فرار اختیار کر رکھی ہے۔

(ز)۔مسئلۂ کشمیر کے حل میں پاکستان کا کیا موقف ہے؟

جواب۔مسئلۂ کشمیر کے حل کے لیے پاکستان کا شروع سے یہ موقف رہا ہے کہ کشمیر دونوں ملکوں کے درمیان ایک متنازعہ علاقہ ہے۔اس کا حل صرف اور صرف کشمیریوں کی رائے دہی سے ہی حل ہونا ہے۔اقوامِ متحدہ کی قراردادوں پر عمل کر کے کشمیر کو کشمیریوں کی رائے کے مطابق دے دیا جائے۔

قرارداد میں کہا گیا ہے کہ کشمیری دونوں ملکوں میں سے جس ملک کے حق میں رائے دیں گے۔ان کا مستقبل انہی کے ساتھ مانا جائے گا۔

۲۔درج ذیل الفاظ استعمال کرتے ہوئے خالی جگہیں پُر کیجیے:

شعور غیر منصفانہ خانہ جنگی خود مختار وسائل

(الف)۔انسان کو اللہ تعالیٰ نے۔۔۔۔۔۔۔۔۔عطا کیا۔ (شعور)

(ب)۔انگریز ہندوستان کے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سے فائدہ اُٹھانا چاہتے تھے۔ (وسائل)

(ج)۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ریاستوں نے اپنا فیصلہ خود کرنا تھا۔ (خود مختار)

(د)۔اکتوبر ۱۹۴۷ء میں کشمیر میں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔شروع ہوگئی۔ (خانہ جنگی)

(ہ)۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔فیصلے کو کشمیری عوام نے تسلیم نہیں کیا۔ (غیر منصفانہ)۔

۳۔ متن کے مطابق درست جواب کا انتخاب کیجیے:

(الف)۔انسان کو تمام مخلوقات سے کہا گیا ہے:

ب۔ بہتر

(ب)۔اقوامِ عالم نے اپنے سے کمزور اقوام کو بنایا:

د۔ غلام

(ج)۔کانگریس یہی چاہتی تھی کہ انگریز ہندوستان کا اختیار دیں:

الف۔ ہندوؤں کو

(د)ریاست کشمیر کی آبادی مسلمان تھی:

د۔ ۹۵ فی صد

(ہ)۔قرارداد کے باوجود عالمی دنیا اس مسئلے کو حل نہ کر پائی:

الف۔ کشمیر کی

(و)۔عالمی برادری کی بے حسی اور خاموشی ہے:

ب۔ قابلِ مذمت

(ز)۔کشمیر کا فیصلہ ہونا چاہیے:

د۔ رائے شماری کے ذریعے سے

(ح)۔ کشمیر شہ رگ ہے:

ج۔ پاکستان کی

(ط)۔ ہندوستان ہمیشہ کشمیریوں کے حقوق پر ڈاکا رہا ہے:

الف۔ ڈاکا

(ی)۔ اقوامِ متحدہ نے جنگ بندی کا مطالبہ کیا:

ب۔ ۱۹۴۸ء میں

قواعد سیکھیں

۶۔ ذیل میں دیے گئے جملوں میں واحد کے جمع اور جمع کے واحد بنا کر جملے تبدیل کریں:

(الف)۔ میں سیر کرنے کے لیے گیا

(ب)۔ ہمارے والدین اگلے سال حج کرنے جائیں گے۔

(ج)۔ ہمیں چھٹیاں پسند ہے۔

(د)۔ مجھے اپنے ملک سے پیار ہے۔

(ہ)۔ دنیا میں امن قائم ہونا چاہیے۔

کچھ نیا لکھیں

۷۔ سبق سے اہم نکات کی مدد سے آزاد کشمیر پر ۲۵۰۔الفاظ کا مضمون تحریر کیجیے:

جواب۔انسان اشرف المخلوقات ہے۔اس کی فضیلت کی وجہ اس کے اندر احساسات، جذبات اور شعور کے ہونے کی وجہ سے ہے۔ بعض اقوام جب ترقی کی منازل طے کر لیتی ہیں تو اپنے سے کم تر لوگوں کو غلام بنا لیتی ہیں۔یہی کچھ ہندوستان میں ہوا انگریز جب برصغیر میں آئے تو اپنی قابلیت سے یہاں کے لوگوں کو غلام بنالیا۔ان کے خیال کے مطابق جو قوم غالب ہو،اس کو غلام قوم کے تمام وسائل پر حق حاصل ہو جاتا ہے۔ہندوستان میں دو اکثریتی آبادی والی قومیں دو تھیں ایک ہندو اور دوسرے مسلمان۔ مسلمانوں کی نادانی کی وجہ سے انگریز حاوی ہو گئے اور انہوں نے ہندوؤں کو ساتھ ملا لیا اور مسلمانوں پر حکمران ہو گئے۔جب برصغیر کی تقسیم کا فیصلہ ہوا تو طے یہ پایا تھا ہندوؤں، مسلمانوں اور انگریزوں کے درمیان کہ مسلم اکثریتی علاقے مسلمانوں کو ملیں گے لیکن انگریزوں یہاں پر بھی بد یانتی کی اور گورداسپور جو مسلم اکثریتی علاقہ تھا،ہندوؤں کو دے دیا۔اس کا فائدہ ہندوؤں کو یہ ہوا کہ کشمیر جو کہ مسلم اکثریتی علاقہ پاکستان کو ملنا تھا وہ انگریزوں کی چال بازیوں سے ہندوؤں کو دے دیا گیا۔انگریزوں کے جانے کے بعد کشمیر پر راجہ ڈوگر جو حکمران تھا۔اس نے اپنی زمین ہندوؤں کو سستے داموں فروخت کر دی۔جب اس سے بھی کام نہ چلا تو تقسیم کے فوراً بعد ۱۹۴۸ء میں خانہ جنگی شروع ہو گئی۔اور اس کے ساتھ ہی خود ہی اقوام متحدہ میں بھارت چلا گیا کہ جنگ رکوائی جائے اور طے کر لیا کہ جن علاقوں پر ہندوستان قابض ہے وہ ہندوستان کو دے دیے جائیں۔اور جو حصہ پاکستان کے پاس ہے اس پر پاکستان کا حصہ قرار دیا۔۔جب پے در پے کشمیر پر جنگیں ہونے لگیں تو بھارت اقوام متحدہ میں رائے شماری کی قرارداد لے گیا۔اب بھارت کشمیر پر رائے شماری پر ٹال مٹول کر رہا ہے۔کیونہ اس کو یقین ہے کہ اس کے ظلم وستم سے پریشان کشمیری پاکستان کے حق میں رائے دیں گے۔ مقدمہ اب بھی اقوامِ متحدہ کے ایجنڈے پر ہے مگر رائے شماری نہیں کرائی جا رہی۔

۸۔درج ذیل الفاظ کے جملے بنائیے

الفاظ	جُملے
قابض	مقبوضہ کشمیر پر بھارت قابض ہے۔
خود مختار	خود مختار حکومتیں ہی عزت سے جیتی ہیں۔
تسلط	بھارت نے کشمیر پر ناجائز تسلط قائم کیا ہوا ہے۔
رقم کرنا	کشمیری نوجوان آزادی کی جدوجہد میں پاکستان سے محبت کی تاریخ رقم کر رہے ہیں۔
آزادی	آزادی اللہ کی نعمتوں میں سب سے بڑی نعمت ہے۔
قربانیاں	زندہ قومیں قربانیاں دے کر اپنا لوہا منواتی ہیں۔

سبق ۵

آؤ بچو! (نظم)

مشق

میرے کرنے کے کام

ا۔ درج ذیل سوالات کے جوابات دیجیے:

(الف)۔ شاعر خدمت اور عبادت کس وقت کرنے کا کہہ رہا ہے؟

جواب۔ شاعر، خدمت اور عبادت صبح و شام کرنے کا کہہ رہا ہے۔

(ب) مجبوروں اور لاچاروں کی مدد کے لیے کیا مشورہ دیا گیا ہے؟

جواب۔ مجبوروں اور لاچاروں کی مدد اُس وقت کرنے کا مشورہ دیا گیا جب وہ ضرورت مند ہوں۔

(ج)۔ دل کے سب بند دروازے سچ کی چابی سے کھولنے کی وضاحت کیجیے۔

جواب۔ دل کے سب بند دروازے کھولنے کا مطلب ہے کہ اپنا رویہ اور عادت بنالیں ہر وقت ہر لمحہ سچ کو اپنا ہے۔ اس سے انسان کے دل کے بند دروازے کھل جاتے ہیں۔ طبیعت میں نکشادگی آجاتی ہے۔ خوف، تردد دور ہو جاتا ہے۔

(د)۔ نظم کے مطابق پیارا پیارا منظر کیسے ممکن ہے؟

جواب۔ نظم میں شاعر نے بتایا کہ جب ہم خود صاف رہیں گے (ذات، ارد گرد کا ماحول اور لوگ) تو سب کچھ بہت پیارا منظر پیش کرے گا۔ اس لیے پیارا پیارا منظر کو حاصل کرنے کے لیے سب کو صاف ستھرا رہنا چاہیے۔

(ہ)۔ وقت کی قدر کا کیوں کہا گیا ہے؟ اپنی رائے دیجیے۔

جواب۔ وقت کی قدر کا اس لیے کہا گیا ہے کہ یہ وہ چیز ہے جو انسان کی زندگی کو کاٹ دیتی ہے۔ اگر یہ لمحے گزر جائیں، تو افسوس کے سوا کچھ ہاتھ نہیں آتا کیونکہ یہ واحد چیز ہے جو ناقابل واپسی ہے۔

(و)۔ شاعر نے ایک بننے کا کیوں کہا؟

جواب۔ شاعر کہتے ہیں کہ سب لوگ ایک بن جائیں یعنی جب سب لوگ نیک بن جائیں۔ یکسو ہو جائیں گے کہ سب مل کر اس ملک کی خدمت کریں گے۔ تو سارے ملک میں خوش حالی آئے گی۔

۲۔ متن کے مطابق مصرعے مکمل کیجیے:

(الف)۔ آؤ بچو مل کر سارے عہد کریں کہ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ بنیں گے۔ (نیک)

(ب)۔ خدمت ہو مجبوروں کی بھی مفلس دل بھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کریں گے ہم۔ (شاد)

(ج)۔ وقت پہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ بھی ہو وقت پہ ہی آرام کریں ہم۔ (پڑھنا لکھنا)

(د)۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کو ہم اپنائیں پاکستان کا مان بڑھائیں۔ (یک جہتی)

(ہ) پانچ نمازیں روز پڑھیں ہم صدقہ اور۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ بھی کر دیں۔ (خیرات)

۳۔ متن کے مطابق درست جواب کا انتخاب کیجیے:

(الف)۔ شاعر بچوں کو بننے کا کہتا ہے:

ب۔نیک

(ب)۔ نماز پڑھنے کے ساتھ صدقہ اور:

ڈ۔خیرات

(ج)۔ کام میں مل کر ہاتھ بٹانا چاہیے:

د۔اچھے

(د)۔ مفلس دلوں کو کرنا چاہیے:

ب۔شاد

(ہ)۔ بات کو بولنے سے پہلے:

الف۔تولیں

(و)۔ دل کے سارے بند دروازے کھولیں:

ڈ۔ سچ کی چابی سے

(ز)۔ امی ابو کا کہنا مانیں اور:

ج۔ہاتھ بٹائیں

(ح)۔صفائی سے ہو گا ہر اک منظر:

د۔پیارا پیارا

(ط)۔پڑھنا، لکھنا اور آرام ہونا چاہیے:

الف۔ وقت پر

بات سے نکلے بات

۴۔ نظم آؤ بچو! کا مرکزی خیال بیان کیجیے۔

جواب اس نظم ''آؤ بچو!'' کے شاعر قاضی بخت یار خان ہیں۔ اپنی نظم میں بچوں کو اشھی اچھی نصیحتیں کرتے ہیں اور نیکی کاکاموں کے لیے ان کا حوصلہ بڑھاتے ہیں۔

۵۔ نظم میں اپنے پسندیدہ شعر کے بارے میں رائے دیں۔

جواب۔ میرا پسندیدہ شعر:

آؤ بچو! مل کر سارے عہد کریں کہ نیک بنیں گے

خوش حالی اس دیس میں ہو گی جب ہم سب ایک بنیں گے۔

رائے: یہ وہ بنیادی تقاضا ہے جو بچوں سے کیا جانا چاہیے کہ دیس میں خوش حالی ہم سب کے نیک اور ایک بننے میں ہے۔

۶۔ درج ذیل عبارت میں خط کشیدہ کی تذکیر و تانیث کیجیے:

جواب۔

الفاظ تذکیر/تانیث

امی	مؤنث
چائے	مؤنث
چولہا	مذکر
دیگچی	مؤنث
پانی	مذکر
چینی	مؤنث
اُبال	مذکر
دودھ	مذکر
گھر	مذکر
آواز	مؤنث
میز	مؤنث

کچھ نیا لکھیں

۷۔ مندرجہ ذیل الفاظ کو جملوں میں استعمال کیجیے:

الفاظ	جملے

یک جہتی　　اہلِ پاکستان نے کشمیریوں سے ۵ فروری کو یک جہتی کا مظاہرہ کیا۔

صفائی　　صفائی، نصفِ ایمان ہے

شاد　　پاک سرزمین شاد باد

بل بوتے　　طاقتور پہلوان اپنی جسامت کے بل بوتے پر کُشتی جیت گیا۔

عہد　　ہم سب نے اپنے اللہ سے اپنے ایمان کی حفاظت کا عہد کر رکھا ہے۔

۸۔ درج ذیل اشعار کی تشریح کیجیے:

یک جہتی کو اپنائیں، پاکستان کا مان بڑھائیں

محنت کے بل بوتے پر ہم اپنے ملک کی شان بڑھائیں

آؤ بچو! مل کر سارے عہد کریں کہ نیک بنیں گے

خوش حالی اس دیس میں ہو گی جب ہم سارے ایک بنیں گے

تشریح:

مضبوط ملک متحد ملک میں بنیاد ہے۔ ان قوموں نے جلدی تے رقی پالی جنہیوں نے محنت کو اپنا شعار بنالیا، کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ ہم اپنے ملک کی شان اسی طرح بڑھا سکتے ہیں۔ شاعر بچوں کو دعوت دیتا ہے کہ آنے والا کل اس کے معمار آپ ہیں سب مل کر وعدہ کرتے ہیں کہ ہم سب نیک بنیں گے اور نیکی کو پھیلائیں۔ ہماری خوش حالی اسی میں ہے کہ ہم سب نیک اور ایک بن جائیں پھر دنیا کا کوئی ملک ہمارا مقابلہ نہیں کر سکتا۔

سبق ۶

اقبال رحمۃ اللہ علیہ کا شاہین

مشق

میرے کرنے کے کام

ا۔ درج ذیل سوالات کے جوابات دیجیے۔

(الف)۔ علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں کیا جانتے ہیں؟ تفصیل سے بیان کیجیے۔

جواب۔ علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ ایک بلند پایہ قومی شاعر تھے۔ آپ نے پاکستان کا تصور دیا۔ اسی لیے آپ کو قوم نے مصورِ پاکستان کا خطاب دیا۔

علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ سیالکوٹ میں ۹، نومبر ۱۸۷۷ء کو پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم سیالکوٹ میں ہی والدِ محترم شیخ نور محمد سے حاصل کی۔ حسبِ دستور قرآن شریف سے تعلیم کا آغاز کیا اور مولانا غلام حسن صاحب جو اقبال کے والد گرامی کے دوست تھے۔ تعلیم و تربیت کے لیے اقبال ان کے حوالے ہو گئے۔ مولانا غلام حسن کے اصرار پر اسکاچ مشن اسکول میں اقبال کو داخل کرا دیا گیا۔

علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ ابتداً اعلیٰ تعلیم کے لیے لاہور کے گورنمنٹ کالج میں داخلہ لیا۔ اور امتیازی نمبروں سے فلسفہ میں بی اے کیا اور ۱۸۹۹ء میں ایم اے کیا۔ اسی اثنا میں مشاعروں میں جانے لگے۔

علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ ۱۸۹۹ء میں اورینٹل کالج میں میکلوڈ عربک ریڈر کی حیثیت سے متعین ہو گئے۔ اسی سال سر آرنلڈ کالج کے عارضی پرنسپل مقرر ہوئے۔ بیچ میں چھ ماہ کے لیے اقبال نے گورنمنٹ کالج میں انگریزی بھی

پڑھائی۔ اقبال فلسفہ میں پی ایچ ڈی کرنے کے لیے امریکہ، کینیڈا جانا چاہتے تھے مگر آرنلڈ کے کہنے پر انگلستان اور جرمنی کا انتخاب کیا۔

اقبال کی شاعری کا موضوع امت کے نوجوان تھے۔ وہ انہیں شاہین صفت دیکھنا چاہتے تھے۔ اپنی شاعری کے ذریعے اقبال نے ایک سوئے ہوئے مسلمان کو بیدار کرنے کی کوشش کی۔

علامہ محمد اقبال رحمہ اللہ علیہ نے اپنی شاعری کے ذریعے امت مسلمہ کی گری ہوئی ساکھ کو اُٹھانے کی کوشش کی۔

(ب)۔ علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے شاہین کو نمایاں مقام کیوں دیا؟۔

جواب۔ علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہنے شاہین کی بہت ساری خوبیوں کی وجہ سے اپنی شاعری میں ایک خاص مقام دیا۔ اقبال سمجھتے تھے کہ شاہین کی ایک صفت ہے خودداری۔ وہ کسی اور جانور کا شکار کیا ہوا جانور پر نہیں جھپٹتا بلکہ اپنا شکار خود کرتا ہے۔ اور شاہین کی اپنے شکار پر نظر بالکل درست اور بر محل و موقع ہوتا ہے اس لیے اقبال نے اپنی شاعری میں منتخب کیا۔ شاہین کی پرواز بلندی پر ہوتی ہے جس سے وسعت نظری کی طرف اشارہ ہے۔

(ج)۔ شاہین کے بارے میں پیش کی گئی صفات کی فہرست بنائیے۔

۱۔ شاہین خوددار اور غیرت مند ہوتا ہے

۲۔ شاہین بہت بلند پرواز پرندہ ہے۔

۳۔ اس کی نگاہیں شکار کو دیکھ لیتی ہیں اور اس کے اندر قوتِ فیصلہ بھی سب سے بڑھ کر ہوتا ہے۔

۴۔ شاہین کا آشیانہ نہیں ہوتا، اس کو دنیا سے بے رغبتی ہے۔

۵۔ شاہین شکار پکڑ کر کھانے کی ہوتی ہے وہ جمع کر کے نہیں رکھتا۔

۶۔ شاہین کبھی پرواز سے تھک کر نہیں گرتا۔

(د)۔ شاہین کو خوددار پرندہ کیوں کہا جاتا ہے؟

جواب۔ شاہین کو خوددار پرندہ اس لیے کہا جاتا ہے کہ وہ اپنا شکار خود کرتا ہے اور کسی کا شکار نہیں کھاتا۔

(ہ)۔ شاہین اپنا گھر کیوں نہیں بناتا؟

جواب۔ شاہین اپنا گھر اس لیے نہیں بناتا کہ اس کی فقیری مین فرق پڑتا ہے۔ شاہین ایک آزاد پرندہ ہے کسی گھر میں قید ہونا اس کی آزادی کے خلاف ہے۔

(و)۔ بلند پروازی اور وسعت نظری کا آپس میں کیا تعلق ہے؟

جواب۔ بلند پروازی سے مراد اعلیٰ وارفع مقاصد کی طرف اشارہ ہے اور وسعت نظری سے مراد ایک منظر کو اونچائی سے دیکھنے سے ہر چیز اور پہلو کا احاطہ کرنا آسان ہوتا ہے۔ اس کی طرف اشارہ ہے۔

(ز)۔ علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے کس چیز کی آرزو کی؟

جواب۔ علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اے اللہ! میرے نوجوانوں کو میرا پیغام سمجھا دے اور پھر وہ اس پر عمل بھی کریں اور نوجوانوں میں اس بصیرت آموز پیغام کو عام کر دے۔ پیغام یہ کہ اب آپ کا دور آیا ہے کہ پوری دنیا میں اسلام کے پیغام کو عام کر دیں اور نوجوانوں میں شاہین جیسی صفات پیدا کر دے۔

۲۔ متن کے مطابق درج ذیل الفاظ کی مدد سے خالی جگہیں پُر کیجیے:

تیز نگاہی۔ خوابِ غفلت۔ شاہین۔ فقیری۔ غلامی

(الف)۔ وہ مسلمانوں کو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سے بیدار کرنا چاہتے تھے۔ (خوابِ غفلت)

(ب)۔ علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ اپنے بچوں کو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ سمجھتے تھے۔ (شاہین)

(ج)۔ علامہ اقبال رحمہ اللہ علیہ کو شاہین کی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اور دور بینی پسند ہے۔ (تیز نگاہی)

(د)۔ مسلمانوں نے ہندوستان میں طویل۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ دیکھی۔ (غلامی)

(ہ)۔ آشیانا بنانے سے اس کی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میں فرق پڑتا ہے۔ (فقیری)

۳۔ متن کے مطابق درست جواب کا انتخاب کیجیے:

(الف)۔ علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے نے اپنی شاعری میں ایک خاص علامت کی حیثیت سے پیش کیا ہے:

ج۔ شاہین کو

(ب)۔ علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک شاہین جیسی صفات ہیں:

د۔ مردِ مؤمن کی

(ج)۔ اثر رکھتی ہے اور ایک دم سے دل میں اتر جاتی ہے:

ج۔ شاعری

(د)۔ شاہین نہیں کھاتا:

الف مردار

(ہ)۔ پرواز ہے دونوں کی اسی ایک:

ب۔ فضا میں

(و)۔ شاہین نہیں بناتا

د۔ آشیانہ

(ز)۔ آشیانہ بنانے سے فرق پڑتا:

ب۔ فقیری پر

(ح)۔ شاہین کوہ و بیوبوں میں کرتا ہے:

ج۔ گزراوقات

(ط)۔ عقابی روح جب بیدار ہوتی ہے:

ب۔ جوانوں میں

(ی)۔ شاہین جتنا اونچا اُڑتا ہے اُتنا دیکھ سکتا ہے:

د۔ دور تک

بات سے نکلے بات

۵۔ سبق میں روزمرہ محاوروں اور کہاوتوں کی نشان دہی کریں:

جواب۔ سبق میں موجود درج ذیل محاورے اور کہاوتیں ہیں:

محاورے: لہو گرم رکھنا، دل میں اُتر جانا، کسی کے ہاتھ کا مارا ہوا شکار نہ کھانا

کہاوت: آشیانہ بنانے سے درویشی میں فرق پڑنا

قواعد سیکھیں:

۶۔ واحد کے جمع اور جمع کے واحد لکھیے:

قبیلہ	:	قبائل
حکم	:	احکام
تعمیرات	:	تعمیر
ملک	:	ممالک
عبادات	:	عبادت
حجاج	:	حاجی

۷۔ متضاد الفاظ سے میل میلایئے:

الفاظ	متضاد
آباد	غیر آباد
انکار	اظہار
سچ	جھوٹ
مثال	بے مثال
ذمہ دار	غیر ذمہ دار
حاکم	محکوم
قریب	دور

۸۔ تذکیر و تانیث کے حوالے سے فقروں کو درست کر کے لکھیے:

(الف)۔ شاہین بہت بلند اُڑتا ہے۔

(ب)۔ شاہین کی صفات مردِ مؤمن جیسی ہیں۔

(ج)۔ شاعری سیدھی دل میں اترتی ہے۔

(د)۔ علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ کی نظم ''بچے کی دعا'' روزانہ اسمبلی میں پڑھی جاتی ہے۔

(ہ)۔ علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے پاکستان کا خواب دیکھا۔

(و)۔ جو منظر بلندی سے نظر آتا ہے، وہ پستی سے نہیں آتا۔

(ز)۔ اس نے مجھے چُپ رہنے کا مشورہ دیا۔

کچھ نیا لکھیں:

۹۔ اپنے جُملوں میں استعمال کیجیے:

الفاظ	جُملے
اُڑان	شاہین اور کرگھس کی اُڑان میں بڑا فرق ہوتا ہے۔
صفات	علامہ اقبال مسلم نوجوانوں میں اعلیٰ صفات دیکھنے کے خواہاں تھے۔
درویش	درویش لوگ بہت سادہ ہوتے ہیں۔
وسعتِ نظری	امت کے مسائل پر علامہ اقبال رحمہ اللہ علیہ کی بڑی وسعتِ نظری تھی۔
اشعار	بہت ساری باتیں اشعار کے پیرائے میں زیادہ سمجھی جاسکتی ہیں۔

۱۰۔ درج ذیل اقتباس کو اپنے الفاظ میں تحریر کیجیے:

علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ کا پسندیدہ ترین پرندہ شاہین ہے۔ اس کی وجہ اس کا آشیانہ نہ بنا کیونکہ اس سے اس کی فقیری میں فرق پڑتا ہے۔ علامہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ آشیانہ بنانے سے دل، دنیا کی محبت میں

گرفتار ہو جاتا ہے، جبکہ یہ دنیا تو عارضی ہے۔ چند روزہ زندگی کے لیے تگ و دو کرنا فضول ہے یہاں پر آشیانہ بنانے کا ایک مطلب یہ بھی ہے کہ اپنے آپ کو قید خانے میں ڈال دیں، جو شاہین کو کسی صورت گوارا نہیں۔

سبق ۷

مذہبی ہم آہنگی

مشق

میرے کرنے کے کام:

ا۔ درج ذیل سوالات کے جوابات دیجیے:

(الف) نظریاتی مملکت کسے کہتے ہیں؟

جواب۔ نظریاتی مملکت، ایسے ملک کو کہتے ہیں جو کسی نظریے کی بنیاد پر قائم ہوں۔ دنیا میں اس وقت دو ہی ملک ہیں جو کسی نظریے کی بنیاد پر بنے ہیں ایک ملک اسرائیل ہے اور دوسرا ملک پاکستان ہے۔

(ب)۔ دستور ساز اسمبلی میں مذہبی ہم آہنگی کے حوالے سے قائدِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے بیان کیے گئے الفاظ تحریر کیجیے:

جواب۔ قائدِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے دستور ساز اسمبلی میں اپنے خطاب میں فرمایا: ''آپ آزاد ہیں، اپنی مساجد میں جانے کے لیے، اپنے مندروں میں جانے کے لیے اور اپنے گرد واروں اور کلیساؤں میں جانے کے لیے، اپنی کسی بھی عبادت خانے میں جانے کے لیے، کیونکہ پاکستان میں آپ کا تعلق کسی بھی مذہب، ذات یا نسل سے ہو، ریاست کا اس سے کوئی واسطہ نہیں''۔

(ج)۔ میثاق مدینہ کے اثرات تفصیل سے بیان کیجیے:

جواب۔ نبی اکرم ﷺ جب مدینہ کی ریاست کی بنیاد رکھی، مدینہ کے گردونواح میں بسنے والے قبائل کے ساتھ ایک معاہدہ کیا جسے میثاقِ مدینہ کہتے ہیں۔ مدینہ کے گردرہنے والے قبائل سے درج ذیلل معاہدہ کیا گیا:

۱۔ مدینہ کے قبائل اس کے پابند ہوں گے کہ دفاع مدینہ کو نقصان پہنچانے والے کے خلاف مل کر مدینہ کا دفاع کیا جائے گا۔

۲۔ مدینہ کے گردرہنے والے لوگوں کو مکمل مذہبی آزادی ہو گی۔

۳۔ مدینہ کے گردرہنے والے قبائل میں سے کسی ایک پر حملہ مدینہ پپر حملہ تصور ہو گااور مل کر مقابلہ کیا جائے گا۔

۴۔ مدینہ اور مدینہ کے ارد گردرہنے والے لوگوں پر ہونے والے ظلم، ناانصافی اور حملے کو سب متحد ہو کر مقابلہ کریں گے۔

۵۔ مدینہ اور ارد گردرہنے والے لوگ ایک دوسرے کے خلاف سازشوں کا حصہ نہیں ہوں گے بلکہ سب مل کران سازشوں کو ناکام بنائیں گے۔

(د)۔ علامہ محمد اقبال رحمۃاللہ علیہ نے قوم کے متعلق کون سا شعر کہا؟

جواب۔ افراد کے ہاتھوں میں اقوام کی تقدیر ہر فرد ہے ملت کے مقدر کا ستارہ

(ہ)۔ پاکستان میں پوری دنیا سے آنے ولی سکھ برادری کی رسومات کے موقع پر پاکستانی کیا کرتے ہیں؟

جواب۔ پوری دنیا سے آنے والے سکھ یاتریوں کی مذہبی رسومات کے لیے پاکستانی ان کی مذہبی رسومات کا احترام کرتے ہیں اور ان کی مذہبی رسومات کی ادائیگی میں سہولیات فراہم کرنے میں حکومت کی مدد کرتے ہیں۔

(و)۔ جدید ذرائع کی بدولت مذہبی ہم آہنگی کے حوالے سے کیا تبدیلیاں رونما ہوئیں؟

جواب۔ جدید ذرائع ابلاغ کی موجودگی سے مذہبی ہم آہنگی میں اضافہ دیکھا گیا ہے۔ ہر فرقہ اپنی بات کی وضاحتی بیان دیتا ہے جس سے نفرتیں اور غلط فہمیاں ور ہو جاتی ہیں۔ اسی طرح ایک دوسرے کے بیانیہ کو سمجھنے کے مواقع بھی زیادہ میسر آتے ہیں۔ یوٹیوب، فیس بک اور ٹویٹر کے ذریعے ایک دوسرے کے رہنماؤں کے بیانات کو سن کر سمجھ کر رائے بنانے اور سوچنے، سمجھنے کے مواقع زیادہ حاصل ہوتے ہیں۔

۲۔ درج ذیل الفاظ کی مدد سے خالی جگہیں پُر کیجیے:

فوقیت ملت تحفظ مطلوبہ غیر منصفانہ

(الف)۔ پاکستان کے قیام کا مقصد مسلمانوں کے حقوق کا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ تھا۔ (تحفظ)

(ب)۔ ہمارے قائدین۔۔۔۔۔۔۔۔ رویوں سے اچھی طرح آگاہ تھے۔۔ (غیر منصفانہ)

(ج)۔ مذہبی ہم آہنگی پر جب بھی بات ہو تو اسلامی تعلیمات کو ہمیشہ۔۔۔۔۔۔۔۔ دی جاتی ہے۔ (فوقیت)

(د)۔ ہر فرد ہے۔۔۔۔۔ کے مقدر کا ستارہ (ملت)

(ہ)۔ لوگوں کو صرف اپنی۔۔۔۔۔۔۔۔ چیزوں سے مطلب ہوتا ہے۔ (مطلوبہ)

۳۔ متن کے مطابق درست جواب کا انتخاب کیجیے:

(الف)۔ اسلامی جمہوری پاکستان مملکت ہے:

ب۔ نظریاتی

(ب)۔ قائدِ اعظم محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ نے پاکستان کی سمبلی سے خطاب کیا:

ج۔ دستور ساز

(ج)۔ اسلام نے تحفظ کے لیے روز اول سے سے اہم کردار ادا کیا:

الف۔ اقلیتوں

(د)۔ اولین معاہدہ جو یہودیوں کے ساتھ کیا گیا:

ج۔ میثاقِ مدینہ

(ہ)۔ تمام مذاہب کے پیروکاروں کو مکمل آزادی حاصل ہے:

ج۔ مذہبی

(و)۔ پاکستان میں عبادت گاہیں محفوظ ہیں:

د۔ اقلیتوں

(ز)۔ حال ہی میں سکھوں کی آمد کو یقینی بنایا گیا:

ب۔ کرتار پور میں

(ح)۔ کثیر تعداد میں پاکستانی بیرونِ ممالک میں مقیم ہیں:

د۔ روزگار کے لیے

(ط)۔ مذہبی ہم آہنگی کو فروغ دینے سے لوگوں کی سوچ میں پیدا ہو رہی ہے:

د۔ وسعت

(ی)۔ پاکستان مستقبل کو محفوظ بنانے کی کوشش میں ہے:

د۔ تجارت کے ذریعے سے

قواعد سیکھیں

۷۔ واحد کے جمع بنائیے:

واحد	جمع
یار	یاروں
جذبے	جذبوں/جذبات
ضرورت	ضرورتوں/ضروریات
مفاد	مفادوں/مفادات
قوم	قومیں/اقوام

۸۔ اسم کی تعریف کیجیے اور سبق سے اسم چُن کر لکھیے:

جواب۔اسم کی تعریف۔اسم ایسے لفظ کو کہتے ہیں جو کسی شخص، جگہ، چیز، کیفیت یا حالت کے نام کو ظاہر کرے۔اسم کہلاتا ہے۔

سبق میں سے اسماء درج ذیل ہیں:

پاکستان، اسلام مسلمان، انگریز، ہندو، قائدِ اعظم محمد علی جناح رحمۃاللہ علیہ، مساجد، حضرت محمد صلی اللہ عل؛یہ وسلم، علامہ اقبال ڑحمۃاللہ علیہ، مندروں، گوردواروں، کلیساؤوں عبادت بگاہوں، سکھ، پاکستانی قوم۔

کچھ نیا لکھیں

۹۔رواداری اور برداشت کے حوالے سے مضمون تحریر کیجیے:

رواداری اور برداشت کسی بھی معاشرے کی ترقی، استحکام اور امن کے لیے بنیادی اصولوں میں شمار ہوتے ہیں۔یہ وہ اوصاف ہیں جو انسان کو صبر، حلم اور دوسروں کے نظریات و عقائد کے احترام کا درس دیتے ہیں۔ایک ایسا معاشرہ جہاں رواداری اور برداشت کا عنصر نمایاں ہو، وہاں محبت، اخوت اور یکجہتی فروغ پاتی ہے۔

رواداری کی اہمیت

رواداری کا مطلب ہے دوسروں کی رائے، عقائد اور طرزِ زندگی کو برداشت کرنا، چاہے وہ ہمارے نظریات سے مختلف ہی کیوں نہ ہو۔یہ ایک ایسا وصف ہے جو نہ صرف فرد کی شخصیت کو نکھارتا ہے بلکہ معاشرتی ہم آہنگی کو بھی پروان چڑھاتا ہے۔رواداری کا تقاضا ہے کہ ہم دوسروں کے ساتھ حسنِ سلوک کریں، انہیں عزت دیں اور ان کے جذبات کو ٹھیس نہ پہنچائیں۔

برداشت کی ضرورت

برداشت کا مفہوم صبر اور حوصلے سے وابستہ ہے۔ ایک انسان جب اپنی ذاتی خواہشات اور جذبات پر قابو پانے کی صلاحیت رکھتا ہے تو وہ زیادہ متوازن اور پر سکون زندگی گزار سکتا ہے۔ برداشت ہمیں اشتعال انگیزی سے بچاتی ہے اور باہمی تعلقات میں بہتری پیدا کرتی ہے۔ معاشرتی سطح پر برداشت ہی وہ عنصر ہے جو ہمیں انتہا پسندی اور تشدد سے دور رکھتا ہے۔

اسلام میں رواداری اور برداشت

اسلام میں رواداری اور برداشت کی بے حد اہمیت بیان کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا:

"اور نیکی اور بدی برابر نہیں ہو سکتے، برائی کو اس طریقے سے دفع کرو جو بہترین ہو، پھر وہ شخص جو تمہارے اور اس کے درمیان دشمنی تھی، ایسا ہو جائے گا جیسے کہ وہ تمہارا گہرا دوست ہے۔) "سورۃ حٰم السجدہ:34(

نبی کریم ﷺ کی سیرتِ طیبہ ہمیں رواداری اور برداشت کا عملی نمونہ پیش کرتی ہے۔ ایک حدیث میں آپ ﷺ نے فرمایا:

"مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔) "بخاری:10(

یہ حدیث ہمیں سکھاتی ہے کہ ایک اچھے مسلمان کا فرض ہے کہ وہ اپنے عمل اور گفتار سے دوسروں کو تکلیف نہ پہنچائے، بلکہ ان کے ساتھ نرمی اور شفقت کا برتاؤ کرے۔

۱۰۔اپنے جملوں میں استعمال کیجیے:

الفاظ	جُملے
فوقیّت	تقوے والے شخص کو دیگر لوگوں پر فوقیّت ہے۔
مذاہب	آسمانی مذاہب چار ہیں۔
شناخت	ہر قوم اپنی ایک شناخت رکھتی ہے۔
تصادم	یونیورسٹی میں دو گروہوں میں تصادم ہوا۔
غیر منصفانہ	مذہبی زنتہاپسندی ایک غیر منصفانہ عمل ہے۔

۱۱۔درج ذیل الفاظ کے معانی لکھیے:

الفاظ	معانی
آغوش	پناہ
بطن	پیٹ
جنم	پیدائش
رُخ	سمت
کھلیان	کھیت
آبرو	عزت

سبق ۸

میجر عزیز بھٹی شہید (نشانِ حیدر)

مشق

میرے کرنے کے کام

ا۔ سوالات کے جوابات دیجیے:

(الف) میجر عزیز بھٹی کب اور کہاں پیدا ہوئے؟

جواب۔ میجر عزیز بھٹی ۶، اگست ۱۹۲۸ء میں ہانگ کانگ میں پیدا ہوئے۔

(ب)۔ میجر عزیز بھٹی نے کب کمیشن حاصل کیا؟

جواب۔ میجر عزیز بھٹی نے ۲۱، جنوری ۱۹۴۸ء کو (پی ایم اے) لانگ کورس میں کمیشن حاصل کیا۔

(ج)۔ کورس کی تکمیل پر میجر عزیز بھٹی کی کارکردگی اور اعزازات کے بارے میں تفصیل سے بتائیے:

جواب۔ پی ایم اے لانگ کورس مکمل کرنے کے بعد پہلی پاسنگ آؤٹ پریڈ میں خان لیاقت علی خان سے ۱۹۵۰ء میں بہترین کیڈٹ کے اعزاز کے علاوہ شمشیر اعزازی اور نارمن گولڈ میڈل حاصل کیا۔ عزیز بھٹی نے کورس کی تکمیل کے بعد ۷ اپنجاب رجمنٹ میں سیکنڈ لیفٹیننٹ کی حیثیت سے شمولیت اختیار کی۔ اور ترقی کرتے کرتے میجر کے عہدے تک پہنچے۔

(د)۔ پاک بھارت جنگ کے وقت میجر عزیز بھٹی کہاں تعینات تھے اور ان کو کیا ذمے داری سونپی گئی۔